الصوم لی وانا اجزی بہ

آداب الصیام

در مطبع انوار محمدی طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ثنا لائق ہے ذاتِ کبریا کے ٭ مگر شُد جا بھی لائق ثنا کے ٭ اگر سٹھوہین کچہ شکر
احسان ٭ کرا اپنا جان و دل الحمد یہ قربان ٭ یہ عالم جسکی صدقے مین بنا ہے ٭
شرف نسبت سے آدم کو ملا ہے ٭ شقت پر طبیعت تھی جو مائل ٭ ہوا رمضان کی
کیا فخر حاصل ٭ ہوئے برسون سے افضل اوسکی اک رات ٭ کہ ہین مسعود ار وشنا ہین
اوسکی آیات یا ایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم الی یمان والے
فرض کیے گئی تمپر روزے جسطرح فرض کیے گئے تمہارے اگلون پر پہیان سے
کمال اہتمام شان رمضان سمجھا گیا ١ عظمت یعنی یہ وہ حکم ہے جو ہمیشہ سے جاری
ہے اور کسی امت پر معاف نہین ہوا ٢ تمثیل و صحیت یعنی جسطرح رمضان کے روزے اگلونپر
فرض تھے تمپر بھی فرض ہین اور جسطرح وہ روزہ رکھنے سے مستحق ثواب

ور ترک سے مور د عتاب ہوئے تم بھی یہی سمجھے رہو گے **رحمت**
و تسکین ہر گاہ کہ جانتا تھا حق سبحانہٗ تعالیٰ کہ روزہ ایک امر مشکل ہی
کیونکہ انسان کو دنیا میں لذت اور حیات سی کچھ زیادہ تر محبوب نہین اور یہ طعام ہی
سے حاصل ہوتی ہے تو گویا روزہ مین جان نثاری اور لذات سی دست برداری
ٹھہری اسی لیے حدیث مین آیا ہے کہ ہر نیکی کے عوض دس سے سات سو
نیکیان تک ملتی ہین اور روزے کا عوض اللہ ہے کیونکہ جنت مقام لذت و حیات
ہی اگر یہی دیجاتی تو انعام مین بظاہر زیادتی نہوتی لہذا بمقتضای رحمت خاص کے
تسکین فرمائی کہ نہ گھبراؤ کچھ تمہین پر تکلیف نہین بلکہ سب کرتے آئے ہین
اور لفظ کتب بصیغہ ماضی اسی کی تائید کرتا ہے تاکہ یقین ہو جائے کہ فرض
ہو چکے ادا ہی کرنا ہے اور آدمی جب دیکھ لیتا ہے کہ یہ بات ضرور ہوگی اسوقت
اوسے صبر آجاتا ہے **فضیلت** یعنے فرمایا روزے تم پر اسطرح فرض
ہین جیسے اگلون پر فرض تھے اب فرض ہونے مین دونون کے روزے
برابر ہین مگر اور باتوں مین مساوات کا مذکور نہین ہے اب ہم تین باتون پر نظر کرتے ہین
کیفیت احکام صوم سے حال ماموریں یعنی جنپر فرض ہوئے ہے
اون عبادتون پر جو روزون کی طرح سب پر فرض تھین تو فرق صحیح

پایا گیا یعنی احکام ان روزون کے اگلی امتکے روزون سے بہت آسان و بہ
یہ امت باتفاق افضل و عبادتین انکی محنت مین کم ثواب مین زیادہ مین مثلاً
روایات معراج سے ثابت ہے کہ نماز پنجگانہ مین پچاس وقت کا ثواب ہی ایسے
ہی فرق اور فضل رمضان کا صوم امم سابقہ سے بخوبی روشن ہر الحمد للہ علے ذلک روایت ہے
ترمذی شریف مین کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے شیطان قید اور دروازے
دوزخ کے بند ہوتے ہین پھر نہین کھلتے اور دروازے جنت کے کھولے جاتے ہین
پھر نہین بند ہوتے اور اللہ اپنے بندون کو دوزخسے آزاد کرتا ہے اور ہر شب
یہی اہتمام رہتا ہے منقول ہے کہ سونا روزہ دار کا عبادت اور سکوت تسبیح اور دعا
مقبول اور ثواب دوچند ہے روزہ علاج جسم اور مصلح طبیعت ہے تو اب ایسی
کون بات ہے جسمے آدمی اس دولت کے لینے مین تامل کرے۔ احکام
رمضان روزہ رمضان فرض ہے منکر کافر تارک فاسق ہے ابتدا اسکی آغاز صبح صادق ہے
اور انتہا اسکی انتہاے روز ہے اگر ابتدا مین تجاوز کیا روزہ باطل ہوا اور انتہا مین مکروہ ہے
ہر وقت سے پہلے فاسد فساد کھانا یا پینا جماع کرنا یا عورت سے ایسا اختلاط کرنا جس انزال ہو جاے
حقنہ وا دوا یا غذا کا دماغ یا پیٹ مین جانا کرہت کچھ چکھنا چبانا گرمی بنانا بار بار کلی کرنا
غیبت جھوٹ لڑائی فحش اور تمام افعال حرام معاف بھولسے جو بات روزہ توڑ دی

والی ہو جائے جب روزہ یاد کرے فوراً چھوڑ دے کفارے مین دو شرطین ہین
اول رات سے نیت کی ہو دوم عمداً توڑ ڈالے تو روزے کی قضا کرے اور ایک غلام
آزاد کرے یا ساٹھ مسکین دو وقتہ کھلائے یا دو مہینے لگاتار روزے رکھے اگر کسی عذر سے
کوئی روزہ ٹوٹا پھر سے شروع کرے قضا کی تین صورتین ہین اول معذور بیمار مسافر
نہایت ضعیف زن حاملہ حائضہ دودھ پلانے والی انکو علانیہ بلحاظ آداب رمضان کھانا
پینا نچاہیے دوم مجبور جیسے کسی وجہ یا کسی کے جبر سے روزہ ٹوٹا یا خطا سے کوئی چیز
پانی چلا گیا یا صبح کو بگمان شب اور روزہ کو بیقین شام کھالیا یہ لوگ احترام رمضان بجا لائین
شام تک کوئی چیز نہ کھائین اور ان دونو صورتون مین کچھ گناہ نہین سوم عاصی جیسے
بالکل روزہ نرکھا یا دن سے نیت کیکے توڑ ڈالا غرض کہ ان سب صورتون مین ایک
کی عوض مین ایک ہی روزہ رکھے مگر سال بھر کے روزون کا ثواب قضا کی ایک
روزے کے برابر نہین طہارت جسپر حاجت غسل ہو اسکو غرارا کر لے اور نہا کے
نماز صبح پڑھے اور اگر نہ نہایا خیر قبل زوال غسل کرلے اور جنب رہنا تمام دن برا ہے اور جسکو
غرارہ نکیا یا دن کو احتلام ہوا فقط نہالے اور وقت افطار غرارا کرے اور بلا غرارے کی غسل صحیح
ہوگا مسائل فصد لینا سر اور بدن مین تیل لگانا خوشبو یا سرمہ لگانا [illegible]
نہانا نمک وغیرہ بضرورت چکھنا مسواک کرنا جائز ہے البتہ ناس [illegible] وغیرہ

سے فساد آتا ہی جب مریض اچھا ہو یا کسی معذور کا عذر جاتا رہی اوسیدن سے قضا ی رمضان
واجب ہو گئی اگر توقف کیا اور مر گیا یا پھر کوئی عذر مانع ہوا تو حقیقی نقصان زندہ یا مرده سیت
رہا ہی اون روزونکا گناہ اوسکے ذمہ رہیگا — غبار - مکھی - کنکری - یعنی ایسی چیز
جو نہ غذا نہ دوا مین مستعمل ہے نہ اوس سے غذا و دوا یا کسی قسم کی لذت یا نفع
کا قصد کیا اِنکے کہانیسے صرف قضا ہے اور محض نظر یا ذکر سے انزال ہو
تو روزہ نجائیگا - شیخ فانی یعنی ایسا بڈہا جو روزہ رکھہ ہی نہین سکتا ہر روزہ کے عوض
بقدر صدقۂ فطر مسکینونکو دیدے اور روزہ نہ رکھے مگر پھر طاقت آجاے
تو روزونکی قضا لازم ہوگی - قے کرنیسے روزہ جاتا رہیگا اور خود قے آجائے
تو روزہ مین نقصان نہین آتا - اپنی زوجہ سے اختلاط وغیرہ رمضان مین احتیاطاً
منع ہے - جب روزہ نفل شروع کرلیا اوسکا تمام کرنا لازم ہو گیا اور اگر کسیوجہ سے
روزہ ٹوٹ گیا تو قضا بھی لازم ہے ہلال رمضان کا چاند ایک کی گواہی سے اور
عید کا چاند دو کی گواہی سے ابر مین معتبر ہی اور اگر مطلع صاف ہو تو ایک خلق عظیم کی
گواہی پر حکم ہوگا رمضان مین کسیطرحکا روزہ جائز نہین نفل یعنی روزہ رمضان
نرکھا پھر کسی اور روزہ کی نیت کی تو جائز نہین قضا و واجب روزونمین رات سے نیت کرنا
ضرور ہے اور نفل اور سنت مین اور فرض مین دوپہر تک جائز ہے مگر فضیلت شب کی نیت مین ہے

اور بے نیت کے روزہ نہین مگر قضا مین نیت قضا اور راور نذر و کفار مین اونکا نام اور

رمضان و نفل مین فقط روزہ کی نیت کافی ہی **افطار** جب آفتاب اچھی طرح غروب ہو جائے

اور مشرق سے سیاہی اوٹھنے لگے اگرچہ مغرب مین سرخی شفق کی بھی موجود ہو فوراً افطار کرے جو

افطار مین جلدی کرتا ہو حق تعالی اوسے دوست رکھتا ہو ابر کے دن بعد نماز مغرب افطار اولی ہی

بیہقی مین روایت ہی کہ روزہ کھلوانے والا روزہ دار کے برابر ثواب پاتا ہی اور رکھنے والے کا ثواب

کم نہین ہوتا روزہ کھولکے پڑھے ذهب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء الله تعالی

سحری سنت اور موجب برکت ہے مگر غذا سبک اور قلیل ہو کہ صبح کو ڈکار نہ

آئے **حکمت سحری** جب بندۂ مومن ایسے وقت بیدار ہوا تو کیونکر تہجد

اور ذکر الٰہی کے لطف اور سعادت کو چھوڑکر خواب کی طرف میل کرے گا

ترمذی مین وارد ہے کہ حق سبحانہ تعالی تمامی رات سے صبح تک اپنے بندون سے

بکمال رحمت خطاب کیا کرتا ہے کہ ہے کوئی دعا مانگنے والا کہ قبول کرون یا گناہ

بخشانے والا کہ بخشون **شب قدر** اسکی بزرگی قرآن اور حدیث سے ثابت

ہے عبادت اسکی ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے اور اتنے بندے اس

رات بخشے جاتے ہین کہ جنکا شمار ممکن نہین اس رات آسمان سے دنیا پر

نزول نور الٰہی ہوتا ہے او شام سے صبح تک ملایکہ زمین پر اوترا کرتے ہین

ابواب توفیق کھل جاتے ہین انوار آلہی اور قرب علی کا بہ ثوار رواح مومنین پر
آتا ہے دل فیض حضور سے لذت عرفان پاتا ہے مفسدات شیطانی مردود
اور خطرات مسدود ہوتے ہین عظمت حق اور ہیبت نور مطلق سے سب سر
بسجود ہوتی ہین پس قلب رقیق اور نفوس نورانی اور دعا مقبول ہوتی ہے
بروایت حدیث منقول ہے کہ شب قدر کو جبرئیل امین بحکم رب العزت کعبہ پر آکر
ملائکہ ہمراہی کو امت محمدیہ علیہ الصلوات کے پاس بھیجتے ہین اور روہ جنہین
مصروف عبادت پاتے ہین اونسے مصافحہ وسلام کرتے ہین اور دعامین آمین
کہتے ہین شب قدر کی تعین مین اگرچہ بڑا اختلاف ہے مگر اکثر علما کے نزدیک
یہ امر ہے کہ رمضان کی اکیسوین یا تیئسوین یا پچیسوین یا ستائیسوین یا انتیسوین
کو شب قدر ضرور ہو مگر ستائیسوین پر زیادہ گمان ہے اور شب برات و شب عاشورہ
و شب عیدین مین بھی ایسا ہی ثواب ہے نکتہ یہ بھی ایک کمال رحمت کا مضمون
ہے کہ حق تعالی نے شب قدر معین نہین کی کیونکہ جو اسمین گناہ کرتے اور اسکی
عظمت بجا نہ لاتے لامحالہ شامت اعمال سے بڑی بلامین گرفتار ہوتے اور
جو بندگان مشتاق تمام سال یا عشرۂ آخر رمضان مین اسکی تلاش کرتے
ہین دولت طلب سے محروم رہتے جو کوئی شب قدر کی تلاش مین جس رات کو

جاگے ثواب عظیم پائے یہ دعا شب قدر مین پڑہنا بہتر ہے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ
الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي **ترکیب نماز شب قدر** حضرات مشایخ سے منقول ہے
کہ چار رکعت نماز نفل اسطرح پڑہے اور ہر رکعت مین الحمد کے بعد اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ
ایکبار قُلْ هُوَ اللّٰهُ ۲ بار پڑہا کرے **اعتکاف** سنت موکدہ اور موجب ثواب ہی
کم سے کم ایکدن ورنہ تمام عشرۂ آخر افضل ہے ایسی مسجد مین بیٹھے جہان جمعہ جماعت
ممکن ہو اگر بے عذر مسجد سے نکلے اعتکاف فاسد ہو لیکن حاجات ضروری کیلیے
نکلنا بقدر ضروریات مضایقہ نہین اعتکاف مین محض سکوت اور دنیا کی باتین
مکروہ ہین بلکہ مشغول ذکر الٰہی رہے اور تلاوت قرآن عشرۂ آخر رمضان
مین زیادہ تر فضیلت رکھتی ہے جو شخص مسجد مین بہ نیت اعتکاف داخل
ہو جبتک بیٹھا رہے گا ثواب اعتکاف پائے گا اور عورت اپنے گھر مین
اعتکاف کرسکتی ہے اور اعتکاف مین حکمت یہ ہے کہ اطمینان قلب اور
خلوت محض مین بصفای دل رجوع کامل شب قدر کی تلاش کرے اور
حق تو یہ ہے کہ انسان کو تعلقات جسمانی اور حاجات نفسانی سے باز آنا اپنی
خودی سے یکسو رہنا شب قدر حقیقی یعنے حضور قلب اور مشاہدہ روحی کا
جو پارہنا اعتکاف اور شب قدر ہے **تراویح و قرآن** ۲۰ رکعت

سنت مؤکدہ ہے اور تراویح بین جماعت سنت کفایہ ہے وقت اسکا فرض عشا
کے بعد سے صبح تک نیت مین لفظ تراویح یا سنت وقت یا قیام شب کہے
ایک ہی امام کے پیچھے عشا اور تراویح پڑھنا ضرور نہین امام کو اجرت لینا دینا اور
مقتدیونکو بعد نیت امام کے دیر تک کاہلی سے بیٹھے رہنا مکروہ ہے ایک ختم
قرآن کا سنت ہے باقی افضل قرآن ختم کرنیسے تراویح ساقط نہین ہوتی بلکہ تمام رمضان
تراویح پڑھنی چاہیے۔ بعض علما کے نزدیک حافظ نابالغ کے پیچھے تراویح پڑھنا جائز
امام اور مقتدیون کو لحاظ رہے کہ قرآن صحیح اور صاف حرف حرف حالت
نماز مین سنے جائین اور رعایت مقتدیونکی ضرور ہے اگرچہ ایک ہی ختم ہو ہر
چار رکعت کے بعد بیٹھنا اور زینت مسجد کی فرش اور قندیلون سے کرنا مستحب ہے
اقسام صوم ۱ حرام عیدین اور ۱۱-۱۲-۱۳ ذی الحجہ مین روزہ رکھنا
۲ **نفل** اپنی خوشی سے بیوجہ روزہ رکھنا ۳ **سنت** ۱۰ محرم ۱۵ شعبان
۹ ذی الحجہ کے روزہ سے ایکسال کے گناہ معاف ہوتے ہین اور ایام بیض یعنے
ہر مہینے کی تیرھوین چودھوین پندرھوین اور شوال کے چھ روزے متفرق ہون
یا مجتمع انسے سال بھر کے روزون کا ثواب ملتا ہے اور یوم دوشنبہ و
پنجشنبہ کہ ان دونون دنون مین اعمال بندون کے حضور حق تعالے امین

پیش ہوئی ہین فرمایا آنحضرت نے کہ مین دوست رکھتا ہون کہ بوقت پیشی نامہ اعمال میرا
تمام روزہ دار ہو مین ہو واجب ہے کفارے اور نذر اور قضا کے روزے
فرض روزے رمضان کے **اوصاف صوم** ہر روزہ جسکی حقیقت ادا ہو کہ جو
روزے مین جھوٹھ اور غیبت نچھوڑی تو اللہ کو احتیاج نہین کہ وہ بھوکا رہے ۔
مشروع کہ اچھی طرح مع شرائط واجبہ روزہ تمام کیا **مقبول** کہ شب و روز
تسبیح اور تہلیل مین مشغول ہے اور ہر ہر عضو اپنے اپنے مناسب فعل مین عبادت
کرتا ہے دل انوار سبحانی مین معمور اور جان وجدان ذوق مین مستغرق ہے **صوم**
عشاق کہ ترک خودی مد نظر ما سوائے حذر ہے ایسے جوانمردون کو ہر دن
عید ہر شب شب قدر حاصل ہے **تکمیل صوم** آنحضرت رجب سے اہتمام
رمضان فرماتے تھے چاہیے کہ اسکی تعظیم کرین جسم و لباس طاہر رکھین لقمہ
حرام افعال ممنوع غیبت و دروغ اہتمام سے بچین وقت عشا مسجد مین تراویح
و قرآن بجماعت ادا کرین اور بعد سحری کی تہجد اور تسبیح اور تہلیل مین صبح تک
مصروف رہین تلاوت قرآن خیرات خدمت مساکین اعمال حسنہ مین کوشش
دنیا کی جھگڑے مین تا بہ امکان کمی رہے خصوصاً عشرۂ آخر رمضان اور شب قدر مین
شب بیداری تلاوت قرآن وغیرہ مین زیادہ اہتمام رہے اور تھوڑا بہت اعتکاف

بھی کرلین اور صدقہ فطر قبل نماز عید ادا کر کے نماز بجماعت پڑھین اور اپنے
پروردگار سے دعا مانگین نماز عید یہ نماز جب ہوتی ہے جن شرطون سے جمعہ
واجب ہوتا ہی مگر خطبہ سنت ہے اور بعد طلوع فجر دو رکعت سب نمازونکی
طرح پڑھے مگر رکعت اول بین الحمد سے پہلے تین بار اللہ اکبر کہے اور دوسری مین
سورت کے بعد تین بار اور ہر بار ہاتھ اوٹھایا کرے اور چھوڑ دیا کرے صدقہ
فطر بقدر ایک نصاب مال جسکو پاس ہو سال گذری یا نہ گذری اوسے نصف صاع گیہون
یا قیمت صاحب نصاب پر اپنے اور اولاد صغیر کیطرف سے فقرا کو دینا واجب ہے
تنبیہ حدیثون سے ثابت ہے کہ عبادت رمضان کی اور دنون کی عبادت سے
بہت زیادہ ثواب رکھتی ہے چنانچہ صدقہ رمضان اور مہینونکی ہزار درم کی بقدر اور ہر نفل
اور دنونکے فرض کے برابر ہے اب ضرور ہی کہ جو گناہ ماہ مبارک مین کیا جائیگا وہ بھی بہت سخت
گناہ ہوگا حق تعالے توفیق خیر دے فقط الٰہی بفضل خویش بیچارہ تائب را باہمہ گناہان ببخش

فہرست مصنفات فتح محمد تائب آداب الصیام ضروریات دین
اصلاح الاعمال احسن التعلیم تہذیب الکلام تواریخ احمدی اخبار الاسلام تدبیر ترقی
تطہیر الاموال آداب انشا بفضلہ تعالے رسالہ **آداب الصیام** بار سوم باہتمام
جناب اخ معظم **محمد تیغ بہادر** صاحب قدردانونکی فرمایش سی چھپکر نفع بخش عام ہوا